فون نمبر ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

یوم شنبہ ۱۷ محرم ۱۳۸۱ھ

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ ساڑھے پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | یکم وفا ۱۳۴۰ ہش | یکم جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۲۹ جون بوقت ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند ٹھیک طرح نہیں آسکی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مغربی پاکستان کے نئے مالی سال کے بجٹ میں بارہ کروڑ روپے کی بچت

ترقیاتی منصوبوں کے لئے ۸۰ کروڑ روپیہ۔ کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا۔

لاہور ۳۰ جون۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے کل صبح حکومت مغربی پاکستان کے سالانہ میزانیہ کا اعلان کیا۔ جس کے مطابق یکم جولائی سے شروع ہونے والے ۶۲-۱۹۶۱ء کے مالی سال کے دوران صوبائی حکومت کی آمدنی کا تخمینہ ۸۵ کروڑ ۳۸ لاکھ ۵۱ ہزار روپے اور اخراجات کا اندازہ ۷۲ کروڑ ۷۷ لاکھ ۲۸ ہزار روپے ہے۔ اس طرح توقع کی جاتی ہے کہ آئندہ مالی سال میں حکومت کو تقریباً بارہ کروڑ ۶۱ لاکھ ۲۳ ہزار روپے کی بچت ہوگی۔ پروگرام کے مطابق بچت کی یہ رقم بعض ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوگی۔

صوبائی حکومت کے گزشتہ سال ۶۱-۱۹۶۰ء کے میزانیہ میں آمدنی کا تخمینہ ۷۹ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے تھا۔ اور اس طرح خیال تھا کہ تقریباً ۹ کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔ مگر نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مطابق گزشتہ سال حکومت کی کل آمدنی ۸۴ کروڑ روپے اور اخراجات ۶۷ کروڑ روپے ہوئے بالفاظ دیگر ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۹ کروڑ روپے کی بجائے ۱۷ کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔

گورنر ملک امیر محمد خان نے ۶۲-۱۹۶۱ء کے میزانیہ کا اعلان کل صبح گورنر ہاؤس کے دربار ہال میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقعہ پر زون بی کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹننٹ جنرل بختیار رانا، چیف سکرٹری مسٹر ایم خورشید اور صوبائی محکمہ خزانہ کے سکرٹری مسٹر اے جی این قاضی بھی موجود تھے۔ اس میزانیہ کی جو تفصیلات پریس کانفرنس میں پیش کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق ۶۲-۱۹۶۱ء میں کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا۔ البتہ پرانے سارے ٹیکس جاری رہیں گے۔ اس سلسلہ میں فنانس سیکرٹری مسٹر قاضی نے حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ کسی ترقی پذیر ملک میں ہر سال نئے ٹیکس عائد کرنا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ مگر ہم نے لوگوں کی اقتصادی مشکلات کے پیش نظر ایسا کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ نے کہا کہ یہ شکایات جائز نہیں کہ میزانیہ میں ۱۲ کروڑ روپے کی بچت کے پیش نظر موجودہ ٹیکسوں میں کچھ کمی ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں ترقیاتی مقاصد کے لئے بہت سے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے لوگوں کو یہ توقع نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے لئے موجودہ ٹیکسوں میں کچھ تخفیف ممکن ہو سکتی ہے۔

اس میزانیہ میں کراچی کے علاقہ کے اخراجات کے لئے کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی۔ کیونکہ کراچی کو مغربی پاکستان میں مدغم کرنے کا فیصلہ بہت دیر سے ہوا۔ اس سلسلہ میں فنانس سکرٹری نے بتایا کہ کراچی کے اخراجات کے لئے مرکزی حکومت کے میزانیہ میں گنجائش رکھی جائے گی۔ اور صوبائی حکومت بعد میں اس مقصد کے لئے ضمنی میزانیہ تیار کر کے مناسب رقم کی منظوری دے گی۔

فنانس سکرٹری نے میزانیہ کے سلسلہ میں جو اعداد و شمار پیش کئے۔ ان کے مطابق وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے بعد صوبائی حکومت کی آمدنی میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے۔ ۵۶-۱۹۵۵ء میں حکومت مغربی پاکستان کی کل آمدنی ۵۹ کروڑ روپے تھی۔ اور اب ۶۲-۱۹۶۱ء میں یہ آمدنی بڑھ کر ۸۵ کروڑ روپے ہو گئی ہے۔ ۵۶-۱۹۵۵ء میں حکومت کے اخراجات کی رقم ۵۵ کروڑ روپے تھی۔ لیکن آئندہ مالی سال کے دوران اخراجات کا تخمینہ ۷۳ کروڑ روپے ہے گویا گذشتہ پانچ سال میں اخراجات میں ۱۸ کروڑ کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ زیادہ تر تعلیم صحت اور زراعت کی مدوں پر ہوا۔ تعلیم کے عام اخراجات قریباً دو گنے ہو گئے ہیں۔ اس مد پر قریباً ۱۶½ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اسی طرح محکمہ صحت کے اخراجات ۳ کروڑ روپے سے بڑھ کر سات کروڑ روپے ہو گئے۔ ۵۶-۱۹۵۵ء میں زرعی ترقی پر ۴½ کروڑ روپے خرچ ہوتے تھے

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

صدر ایوب کے دورہ امریکہ کا پروگرام

کراچی ۳۰ جون۔ صدر پاکستان کے دورہ امریکہ کے پروگرام کے مطابق ۱۵ جولائی کو نیویارک میں جب صدر ایوب خان اور اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے درمیان ملاقات ہوگی۔ تو اقوام متحدہ کو درپیش اہم مسائل کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوگا۔ سکرٹری جنرل اسی شام صدر ایوب کے اعزاز میں ایک دعوت دیں گے۔ ۱۷ جولائی کو سکرٹری جنرل پھر صدر ایوب کو ایک عشائیہ دیں گے۔ ۱۵ جولائی کی شام کو اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب مسٹر سعید حسن صدر ایوب کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیں گے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق صدر ایوب ٹیکساس میں نائب صدر جانسن کی دیہی جائے رہائش پر* چند ایک دن گزاریں گے۔ ۱۷ جولائی کو صدر ایوب ٹیکساس کی مجلس قانون ساز سے خطاب کریں گے۔ پروگرام کے مطابق صدر ایوب ۱۸ جولائی کو واشنگٹن پہنچیں گے۔

مکرم صوفی محمد رفیع صاحب اور ان کے افراد خاندان بخیریت ہیں

مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی سکھر امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن اور ان کے جملہ افراد خاندان جنہیں کسی شخص نے پچھلے دنوں دھتورہ پلا دیا تھا۔ اور وہ سب بیہوش ہو گئے تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ آپ اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۲۰ اور ۲۱ جون کی رات کو ہمارے پینے کے پانی میں کسی نے کوئی زہریلی شے از قسم دھتورہ ڈال دی جس سے میں خود میرا لڑکا راجہ فخر الدین بی۔ اے اور میرے دیگر افراد خاندان معہ نوکروں کے سب بے ہوش ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل نیز مکرمی جناب ڈاکٹر احمد بخش صاحب تالپور کی بروقت امداد اور مکرمی جناب ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب سول سرجن کی ذاتی توجہ اور انتھک کوشش سے گھر کے افراد میں سے بعض تو صبح تک صحت یاب ہو گئے تھے۔ مگر میں اور میری ہمشیرہ اور نوکر دو دن ہسپتال میں رہے۔ الحمدللہ اب سب بخیریت ہیں۔ احباب جماعت کی طرف سے بکثرت تار اور خطوط سکھر کے سلسلہ اور مغربی پاکستان کے مختلف مقامات سے آرہے ہیں۔ میں سب احباب کا شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اس موقعہ پر خلوص اور محبت کا اظہار فرمایا۔ خصوصیت سے میں ہر دو ڈاکٹر صاحبان کا بھی بہت شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین"

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۱ء

اسلام جبر کو ممنوع قرار دیتا ہے

ایک دینی کہلانے والے ہفت روزہ نے اپنے اداریہ میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

"یہی بنیادی سبب ان تمام افسوسناک اور الم انگیز واقعات کی تہہ میں مضمر ہے جس میں اسلام کے نمائندوں اور قوت واختیار کے سربراہوں کے مابین کشمکش ہوئی اور اسلامی تاریخ پر نہایت گہرے خونیں نقوش ثبت کر گئی۔ کتابِ الٰہی نے ایک بنیادی تعلیم اس قسم کے معاملات کے متعلق شروع ہی میں پیش کر دی تھی۔ اور وہ یہ کہ :-

خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اصحابِ امر کی اطاعت کرو۔ پھر اگر والیانِ امر اور مسلمانوں کے درمیان نزاع رونما ہو جائے تو قوت و طاقت کو فیصلے کے لئے پکارنے کی بجائے خدا و رسول کی طرف رجوع کرو۔

یعنی کتاب و سنت سے معلوم کرو کہ ان کا حکم کیا ہے اور ان کے سامنے تمام مصلحتوں اور اندیشوں اور عصبیتوں سے دست بردار ہو کر سرِ تسلیم خم کر دو۔

کتابِ الٰہی نے امت کے لئے یہ کتنا بابرکت، پُر امن، حکیمانہ اور مفید اصول بیان کیا تھا۔ لیکن مسلمانوں نے نشہ اقتدار میں بدمست ہو کر اس کو بالائے طاق رکھ دیا اور کبھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مسندِ خلافت سے اتریں۔ کبھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ یزید کے ہاتھ پر بیعت کریں کبھی حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ قرآن کو مخلوق مانیں اور کبھی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو دعوت دی کہ جہانگیر کی سیاسی مصلحتوں کا ساتھ دیں۔ حالانکہ اگر قوت و طاقت کے استعمال کی بجائے کتاب و سنت سے دلیل و برہان کے ذریعہ فیصلہ طلب کیا جاتا تو مسلمانوں کا اور خصوصاً اہلِ حق کا مقدس خون نہ بہایا جاتا اور ائمہ ہدیٰ کو اپنے خون میں ڈوب کر اسلامی تعلیمات کو زندہ کرنے اور زندہ رکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ امت کی قوتیں اور صلاحیتیں باہم آویزی میں ضائع نہ ہوتیں اور آج اسلام کی تاریخ اس سے بالکل مختلف مرتب ہوتی جس طرح وہ مرتب ہوئی ہے!"

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسلامی اصولوں کو اب وہ لوگ بھی صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں جو کبھی نہ صرف نظری طور پر یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ اسلامی پارٹی مبشرین اور واعظین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے بلکہ جنہوں نے ان لوگوں کا ساتھ دیا تھا جو ۱۹۵۳ء کے فسادات میں مسلمانوں کی ایک جماعت کو دبانے کے لئے حکومت کو مجبور کرنا چاہتے تھے۔ الغرض یہ ایک نہایت خوشگوار انقلاب ذہنیت ہے کہ اب یہ لوگ اولوالامر کی اطاعت کو بھی اسلامی اصول تسلیم کرنے لگے ہیں جس کے یہی معنی ہیں کہ قائم شدہ حکومت کی مخالفت اسلام میں جائز نہیں۔ اور اگر عوام کو حکومت سے کسی امر میں اختلاف ہو تو اس کو قرآن و سنت کی روشنی میں پر امن طریق سے دور کرنے کی کوشش کی جائے نہ کہ حکومت کے خلاف شورش برپا کر کے عوام کو فساد پر آمادہ کیا جائے۔

قرآن کریم کا جو اصول مندرجہ بالا اقتباس میں بیان کیا گیا ہے اس کا مقتضیٰ یہیں ختم نہیں ہو جاتا کہ ایک مسلمان ملک میں حکومت کے خلاف شورش نہ کی جائے۔ بلکہ اس کا مقتضیٰ یہ بھی ہے کہ حکومت کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے اسلام کے نام پر کوئی ایسی سیاسی پارٹی نہ بنائی جائے جس کا مطلب یہ ہو کہ صرف یہی سیاسی پارٹی صحیح معنوں میں اسلامی پارٹی ہے اور مسلمانوں کی دوسری سیاسی پارٹیاں اسلامی نہیں۔

یہ تو خیر ہم نے بطور جملہ معترضہ کے عرض کیا ہے۔ اصل بات جو ہم یہاں دکھانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ گو اس دینی معاصر نے اوپر کا اصول بیان کیا ہے اور ہمیں اس کی خوشی ہے کہ اس نے ایک اچھی بات کی طرف رجوع کیا ہے تاہم سوال ہے کہ کیا معاصر اور اس کے ہم خیال لوگ فی الواقعہ اس اصول کی پابندی کرتے ہیں اور کیا عملاً اب بھی وہ دوسروں کے عقائد کو جبر سے دبانے کے لئے اقتدار کو استعمال کرنا جائز سمجھتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ جبر سے نہیں بلکہ قرآن اور سنت کی روشنی میں اختلافات کو حل کیا جائے؟

اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب بھی یہ لوگ باوجود اوپر کا قرآنی اصول پیش کرنے کے چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کو جبر سے دبایا جائے اور چونکہ ان لوگوں کے پاس طاقت نہیں ہے اس لئے وہ حکومت کو مجبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ احمدیوں کو اپنے عقائد سے بالجبر روکے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں ان لوگوں نے حکومت کے خلاف شورش میں حصہ لیکر عملاً اس بات کا ثبوت دیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کے امیر نے ہی اس امر میں دوسرے مخالفین احمدیت کی راہنمائی کی کہ جماعت احمدیہ کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دلایا جائے جو صریح جبر ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس مقصد میں ان لوگوں کو نہایت عبرتناک شکست فاش دی۔

اللہ تعالیٰ کے یہ بین نشان دیکھ کر خاص کر معاصر مذکور جماعت احمدیہ کے خلاف نہ صرف غلط فہمیاں پھیلانے اور عوام کو اس کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کرتا رہتا ہے بلکہ حکومت کو بھی اکساتا ہے کہ جماعت کو اپنے عقائد سے بالجبر روک دے!

جماعت احمدیہ ایک خالص دینی جماعت ہے اور ملکی سیاست میں قطعاً حصہ نہیں لیتی اور حکومت سے تعاون کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جماعت سیاسیات میں وقت ضائع کرنا تبلیغ و اشاعت اسلام میں حارج سمجھتی ہے جس کے لئے اس کا ایمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی کی گئی ہے اور جماعت اس اصول کی سختی سے پابندی کرتی ہے جس اصول کو معاصر نے اوپر کے حوالے میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ حکومت کے خلاف ہر قسم کی نہ صرف شورش کو خلاف اسلام سمجھتی ہے بلکہ حکومت سے ہر اچھی بات میں تعاون کرنا اپنا فرض منصبی جانتی ہے۔

جماعت احمدیہ قرآن مجید کے اصول لا اکراہ فی الدین کو اسلام کا ایک طرۂ امتیاز سمجھتی ہے اور اسلام کو صحیح معنوں میں آزادیٔ ضمیر کے اصول کا واحد علمبردار سمجھتی ہے اس لئے وہ کسی دینی مکتب کے خیالات اور عقائد کو بالجبر دبانا ازروئے اسلام ناجائز خیال کرتی ہے۔ بلکہ دین میں جبر کے ذرا سے شائبہ کو بھی اسلامی اصولوں کی توہین گردانتی ہے لیکن معاصر جس کا حوالہ ہم نے اوپر دیا ہے اور اس کے ہم خیال جماعت احمدیہ کو اقتدار سے دبانے کی عملاً کوشش کرتے رہتے ہیں چنانچہ ان لوگوں کے متعلق فسادات کی تحقیقاتی عدالت اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہے کہ ان لوگوں کا نصب العین یہ ہے کہ :-

"ایک دینی سیاسی نظام قائم کیا جائے ...... اس نصب العین کے حصول کے لئے وہ نہ صرف پراپیگنڈہ کو ضروری سمجھتی ہے بلکہ آئینی ذرائع سے اور (جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے) سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔" (صفحہ ۲۶۱)

معاصر کی یہی ذہنیت ہے جو اس کو جماعت احمدیہ جیسی صلح جو، پر امن اور فعال جماعت کو اقتدار سے دبانے کی کوشش پر مجبور کرتی ہے چنانچہ معاصر کے مدیر نے نہ صرف فسادات میں عملی حصہ لیا بلکہ ابھی تک وہ جماعت کے خلاف اسی طریق کار کا حامی ہے چنانچہ معاصر آج کل بھی باوجود حکومت کی طرف سے انتباہ کے جماعت احمدیہ کے خلاف غلط فہمیاں پھیلانے اور اشتعال انگیزی سے باز نہیں آتا اور اپنی ہر اشاعت میں جماعت کے خلاف لکھتا چلا جاتا ہے چنانچہ اس کا فائل دیکھ کر اس کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

اپنی ایک حالیہ اشاعت میں معاصر حکومت کو جماعت کے دبانے کے لئے تلقین کرتا ہے اور اشتعال انگیزی کرتا ہے کہ یہ جماعت ایک ایسی دعوت دیتی ہے جو عقیدۃً مسلمانوں کی تکفیر پر مبنی ہے اور ایک نئی نبوت پر ایمان لانے کا مطالبہ کرتی ہے۔

معاصر یہ جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ پر اس کی یہ الزام تراشی حق پر مبنی نہیں اس لئے وہ مخالفین احمدیت کی شہادت پیش کر کے اپنے دل کو ڈھارس دیتا ہے

"امتی اور ظلی نبی کے الفاظ سے تکفیر مسلمین میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ لاہور کے امیر مولوی صدرالدین اور ان کا اخبار پیغام صلح وضاحت کے ساتھ اس کا اظہار کر چکے ہیں اور قادیانی جماعت کو اصلاح کی دعوت دے چکے ہیں۔"

یہیں اس سے پہلے اپنی حمایت میں معاصر یہ شہادت بھی پیش کرتا ہے :-

"خود قادیانی جماعت کے افراد جنہیں بوجوہ خارج از جماعت

(باقی ص۸ پر)

ایک جرمن مستشرق کے تاثرات

دورِ اول کا اسلامی نظامِ تعلیم

شیخ خورشید احمد

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا معجزانہ اثر

اچھی سے اچھی اور بہتر سے بہتر بات بے فائدہ اور رائیگاں جاتی ہے۔ اگر اس کے پیچھے عمل کی طاقت نہ ہو۔ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو خصوصیات دنیا کے مذہبی پیشواؤں اور مصلحین کی صف میں سب سے ممتاز بلند اور منفرد مقام پر کھڑا کر دیتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی زبان فیض ترجمان سے نکلنے والا ایک ایک لفظ اپنے اندر معجزانہ تاثیر اور عمل کی بے پناہ قوت رکھتا تھا۔

ویسے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی زبان سے برائیوں سے بچنے نیک کام کرنے اور علم حاصل کرنے کی نصیحت کر سکتا ہے۔ اور جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے قوتِ گویائی بکمال عطا فرمایا ہے۔ وہ ان باتوں کو نہایت خوبصورت جامع اور بلیغ الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔ لیکن نتیجہ کے لحاظ سے ان کا کیا اثر ہوتا ہے؟ زیادہ سے زیادہ یہی کہ سننے والوں کے سر جھوم اٹھتے ہیں۔ وقتی طور پر جوش اور ولولہ کا کوئی ابال اٹھا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا۔ لیکن جب ہمارے آقا و سردار حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت سادہ الفاظ میں انہی باتوں کی تلقین فرمائی تو اس کا یہ اثر ہوا کہ عربوں کی پرلے درجہ کی وحشی اور اجڈ قوم سے پہلے تو آن کی آن میں ان تمام برائیوں اور خرابیوں کو مستقل طور پر چھوڑ دیا۔ جو ان میں نسلاً بعد نسلٍ چلی آتی تھیں۔ اور پھر اسی قوم نے اس مقدس نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل یہ مقام حاصل کر لیا۔ کہ تقوے بزرگی اور ایثار اور علم و عمل غرض انسانیت کے جملہ بلند ترین اوصاف کے مجسم پیکر بن گئے۔ حضور نے جس بات کا اشارہ بھی فرمایا مسلمانوں نے اس وقت تک چین نہ لیا جب تک کہ اس میں اعلیٰ ترین مراتب حاصل نہ کر لئے۔ الفاظ کا یہ معجزانہ اثر یقیناً تاریخ اسلام کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتا۔

حصول تعلیم کے متعلق ارشاد نبوی بطور مثال صرف ایک امر کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

(۱) طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلمٍ و مسلمۃ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے۔

(۲) اطلبوا العلم ولو کان بالصین یعنی اے مسلمانو! علم حاصل کرو۔ خواہ اس کے لئے دور دراز کے ممالک کا سفر کرنا پڑے

یہ نہایت سادہ الفاظ ہیں۔ لیکن ان الفاظ نے مسلمانوں پر اتنا عظیم الشان ہمہ گیر اور گہرا اثر ڈالا کہ سرزمین عرب جو ظلمت و جہالت کا گہوارہ تھی۔ دنیا بھر کے علوم و فنون کا مرجع بن گئی۔ عربوں کی قوم صرف خود ہی بحر علم کی خواص نہ بنی بلکہ اس نے علم و حکمت کی ایسی شمع جلائی۔ جس سے دنیا کی تمام اقوام نے اپنے گھر روشن کر لئے۔ اور اس طرح دنیا کی جاہل ترین قوم اس نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسیہ کے طفیل دنیا کی معلم اعظم بن گئی۔

اسلامی نظامِ تعلیم

تحصیل علم کے متعلق ارشاد نبوی کی تعمیل میں مسلمانوں نے کیا کیا کوششیں کیں۔ اور علوم و فنون کے مختلف شعبوں میں کیا کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ یہ اپنی جگہ ایک وسیع مضمون ہے۔ سردست مسلمانوں کے نظام تعلیم کے متعلق ایک یورپین مصنف کی کتاب میں سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کی عدیم النظیر علمی و ادبی خدمات کی اہمیت اور حصول علم کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی عملی قوت کا کسی قدر اندازہ لگایا جا سکیگا

جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے تو خاص طور پر دورِ اول کے اسلامی نظام تعلیم کو جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ آج اللہ تعالےٰ نے اسلامی نظام کے احیا کا عظیم الشان کام ہماری جماعت کے سپرد فرمایا۔

یہ اقتباسات ایک جرمن مستشرق پروفیسر ڈاکٹر ڈی ہینے بیرک کی کتاب "اسلامی نظام تعلیم" سے لئے گئے ہیں۔ جو اس نے ۱۸۵۰ء میں شائع کی تھی۔ اس کتاب کے مندرجات کو تمام و کمال درست اور صحیح تصور نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے بعض جگہ فاضل مصنف کو تاریخی واقعات کو سمجھنے یا ان سے نتائج اخذ کرنے میں غلطی لگی ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اس کی اکثر تحقیق درست اور مسلمانوں کے ابتدائی نظام تعلیم کی صحیح طور پر آئینہ دار ہے اور ہم اس قیمتی اور قابل قدر تصنیف سے بہت کچھ استفادہ کر سکتے ہیں۔

عالمگیر برادری کا تصور

ڈاکٹر ڈی ہینے بیرک اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:-

"اسلام نے صدیوں تک ایشیا افریقہ اور مغربی یورپ کی مختلف اقوام کو متحد کر کے ان کے قلوب میں اس زبردست احساس کی لہر جاری کر دی کہ وہ مختلف النوع ملکی اور نسلی امتیازات و اختلافات کے باوجود ایک عالمگیر برادری کے سلسلہ میں منسلک ہیں۔ اور ایک ہی خاندان کے چشم و چراغ ہیں"۔ (صلا)

کامل ترین آزادی

"ایک خصوصیت جو اسلامی نظام تعلیم میں سب سے پہلے ہماری توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہ ہے کہ ابتدائی مکاتب اور اعلےٰ مدارس دونوں میں ...... تعلیم کی ابتدا اور مدارس کا قیام خالصۃً آزادانہ شوق کا نتیجہ تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ درس و تدریس میں کامل ترین آزادی جو ذہن میں آ سکتی ہے۔ اس کی نہایت شاندار مثال مسلمانوں کے ابتدائی نظام تعلیم میں ہمیں ملتی ہے"۔ صلا

علم کا عالمگیر چرچا

"یہ نہیں کہ صدیوں کے بعد ہمیں کسی ایک گاؤں میں مسجد کے اندر یا مسجد سے ملحق ابتدائی تعلیم کے لئے کوئی سکول نظر آئے۔ نہیں بلکہ تاریخ اسلام کے ابتدائی دور میں بھی یہ انتظام قائم تھا۔ مثلاً خلافت عباسیہ کے بانی ابو مسلم کو دیکھ لیجئے۔ وہ بچپن میں خراسان کے ایک سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ اور یہ واقعہ پہلی صدی ہجری کا ہے۔ دوسری صدی ہجری میں ایران کے شہر شوستر میں ہمیں نہ صرف ایک سکول نظر آتا ہے۔ بلکہ

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدمتِ دین کی نیت سے علومِ جدیدہ حاصل کرو

"پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جد و جہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم میں ہی یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی خدمتِ دین وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۶۹)

نصاب تعلیم کے اختتام تک تعلیم جاری رکھنا کسی قسم کے سرکاری جبر کے بغیر ایک قانون بن گیا تھا...... لڑکا چھ برس کی عمر میں مکتب چلا جاتا تھا۔ غربا کے بچے بھی تعلیم سے مفت فائدہ اٹھاتے تھے بلکہ غلام بھی درس میں حصہ لیتے تھے۔" (ص ۱۲-۱۳)

تربیّت اخلاق

"اسلام نے متعدد دور دراز ممالک میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ابتدائی مکتب پیدا کر دئیے۔ گو ان کا دائرۂ عمل تنگ ہوتا تھا۔ تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام نے انسان دوستی کا بہت بڑا نمونہ پیش کیا۔" (ص ۱۴)

تعلیم کا اہم ماخذ

"قرآن نے کئی قوموں پر وہ روحانی اثر ڈالا کہ ان میں قرآن کے پڑھنے کا آزادانہ شوق پیدا ہو گیا اور اس شوق نے کسی خارجی اثر یا حکومت کی تحریک کے بغیر ابتدائی مکاتیب پیدا کر دیئے۔" (ص ۱۲)

"مسلمان اقوام میں تحصیل علوم کا بے نظیر عشق پیدا ہو گیا جس کی وسعت اور ہمہ گیری کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ ان کے درس و تدریس حکومت کی پابندیوں سے کامل طور پر آزاد تھے۔ ان میں علوم کی حیرت انگیز اشاعت اور اسلامی مدارس کی زندگی بخش کوششوں کو اسلام کے اثر سے بے نیاز نہیں سمجھا جا سکتا۔" (ص ۱۸-۱۹)

ابتدائی نصاب

"ہر ایک قسم کی سختی اور ہر طرح کے حوصلہ شکن تجربوں کے باوجود اسلام نے علم کے شوق کو زندہ کیا۔ ابتدائی تعلیم کے محدود نصاب سے تعلیم میں جن نقائص کے پیدا ہو جانے کا احتمال تھا ان کا سدباب کیا۔ نصاب بہت محدود تھا۔ سب سے اوّل ضروری تھا کہ قرآن شریف اتنا سکھا دیا جائے جو دینی ضروریات اور فرائض کی ادائیگی کے لئے کافی ہو...... اس کے ساتھ ساتھ وہ تحریر کا فن بھی سیکھتے تھے...... عراق کے مکتبوں میں تحریر کی مشق معمولی کاروباری ضروریات سے بہت زیادہ رائج تھی اندلس میں صرف و نحو پڑھائی جاتی تھی۔ ایران خراسان وغیرہ مشرقی ممالک میں عربی گرامر کی تعلیم لازمی تھی...... تیرھویں صدی میں فارسی شعراء کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری سمجھا جاتا تھا" (ص ۱۵-۱۶)

اعلےٰ تعلیم

"اعلےٰ تعلیم سے مراد اوّل اوّل فقہ تھی اور فقہ کی بنیاد قرآن شریف حدیث اور قیاس پر ہے۔ ان ہی سے قانون اسلام تمام تر اخذ کیا گیا ہے...... زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ مسلمانوں میں علم لغت و معانی کے فلسفہ اور خادم بھی پیدا ہو گئے۔ لیکن یہ سب علوم زیادہ تر شریعت اسلامیہ کی خدمت کے لئے پیدا ہوئے...... دنیوی علوم کے شوق میں بھی اکثر دینی اغراض پنہاں ہوتی تھیں۔"

مساجد کی اہمیت

"بچوں کے مکتب اکثر مسجد میں ہوا کرتے تھے اور اب بھی ہیں۔ غریب بےکس مسافر اکثر مسجد میں ہی ٹھہرتے۔ مریضوں کے قیام کا مساجد میں انتظام ہوتا تھا۔ اکثر اوقات مسجد دربار عدالت کا بھی کام دیتی تھی۔ کیونکہ عدل و انصاف بھی ایک مقدس فعل سمجھا جاتا تھا۔ نظامیہ بغداد کا مشہور پروفیسر ابو اسحاق شیرازی اکثر مسجد میں ہی کھانا کھاتا تھا...... اسلام میں تقدس کے لحاظ سے نماز سے دوسرے درجہ پر علم ہے۔ اسلام کی رو سے ایک مخلص اور باعمل فقیہ ایک ہزار نماز گذاروں کی نسبت شیطان پر زیادہ قوت رکھتا ہے...... اس کا نتیجہ تھا کہ ایک ہی گنبد کے نیچے عبادت گذار نماز پڑھتے تھے۔ علم اللسان کا ایک ماہر لیکچر دے رہا ہوتا تھا۔ حریری کا نام یورپ میں معروف ہے۔ یہ شاعر بصرہ کی ایک مسجد میں مذہبی ذوق کی نظموں پر لیکچر دیا کرتا تھا...... تعلیم کے لئے بڑی بڑی گراں قدر عمارتیں کھڑی کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ اسلام نے خود ہی خندہ پیشانی اور دریا دلی کے ساتھ مساجد میں ہی اس کا انتظام کر دیا...... یہ خیال نہیں کرنا چاہئیے کہ یہ لیکچر اسی گنبد کے نیچے دئیے جاتے تھے جس کے نیچے لوگ نمازیں پڑھتے تھے۔ بڑی مسجدوں میں الگ بڑے بڑے ہال کمرے اور ملحقہ مکانات ہوا کرتے تھے۔ جن سے تعلیم و تدریس کا کام لیا جاتا تھا۔"

(ص ۱۹ و ص ۲۱)

(باقی)

سُن لیا ہے

یہ ایک غیر احمدی دوست کی نظم ہے جو ہمارے گذشتہ سالانہ جلسہ پر ربوہ تشریف لائے تھے۔ ربوہ سے واپسی پر آپ نے یہ نظم کہی۔

ہم آئے ہیں ہو کے میکدہ سے — کہیں سے یاروں نے سُن لیا ہے
کہاں چھپائیں ہم اپنی ہستی — کہ ہوشیاروں نے سُن لیا ہے
ہمارا آنا ہمارا جانا — ستم شعاروں نے سُن لیا ہے
فرار مشکل قرار مشکل — کہ پہرہ داروں نے سُن لیا ہے
گلے ملے تھے ہزاروں چھپ کر — گلے کے ہاروں نے سن لیا ہے
یہ کچھ اشارے سے کر رہے ہیں — کہ چاند تاروں نے سن لیا ہے
جو راز دل کا زباں پہ آیا — تو اب ہزاروں نے سن لیا ہے
قمر کو شاید خبر نہیں ہے — مگر ستاروں نے سن لیا ہے
غمِ محبّت ہی سہنا ہو گا — یہ غم کے ماروں نے سُن لیا ہے
جگر پہ تیر آزمائی ہو گی — جگر فگاروں نے سُن لیا ہے
چمن چمن میں ہوا ہے چرچا — گلوں نے خاروں نے سُن لیا ہے
ہمیں خوشی ہے ہمارا قصّہ — ہمارے پیاروں نے سن لیا ہے

(صوفی فقیر محمدؐ از نور پور رعقل)

ایک مبارک تحریک

ماہنامہ انصار اللہ کے لئے کم از کم ۲ دو خریدار مہیا فرمائیے

ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی اور دینی رسالہ ہے جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی سرپرستی و نگرانی میں شائع ہوتا ہے۔ اس کے بیش بہا مضامین نفس کی تربیت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت پسند کئے جاتے ہیں یہ رسالہ اصل لاگت سے کم قیمت پر دیا جا رہا ہے۔ جس سے غرض یہ ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کے خریدار بنیں اور اس سے مستفید ہوں۔ ناظرین کرام سے گذارش ہے کہ وہ اس کی اشاعت کے نیک کام میں حصہ لیتے ہوئے اپنی پہلی فرصت میں (انصار و خدام) دوستوں میں سے کم از کم دو دو احباب کو ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار بنائیں تاکہ ان کی طرح ان کے دوست بھی اس سے بہرہ ور ہو سکیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے چچا غلام یٰسین صاحب بھیرہ میں ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور دن بدن کمزوری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(ملک عبد الحمید بھیروی)

حضرت چوہدری غلام حسن صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی وکیل الزراعت ربوہ

(۵)

آپ جب تکلیف اٹھا کر کسی بیمار کی عیادت کے لئے پہنچتے اس کی غرض محض پرسش حال ہی نہ ہوتی بلکہ حالات کے مطابق مناسب اقدام فرماتے کسی کی تکلیف میں ہمدردی فرماتے ہوئے آپ زبانی ہمدردی پر اکتفا نہ فرماتے چنانچہ ایک صبح میرے ایک دوست آئے اور یہ اطلاع دی کہ ان کے والد محترم جو بیمار تھے وفات پا گئے۔ میں تعزیت کرنا بعد انہیں والد محترم کے کمرہ میں لے گیا۔ آپ نے خبر سنی آپ کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ ہمدردی فرمائی اور یہ کہتے ہوئے کہ تکفین و تدفین کے لئے رقم کی ضرورت ہوگی۔ چیک لکھ کر انہیں دے دیا۔ آپ خود ضرورت کا احساس کرتے اور دوسرے سے پوچھے بغیر جو خدمت جی میں آتی کر دیتے

تعلیم و تربیت

والد محترم بچوں کی تعلیم و تربیت کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ ہمارے بچپن میں کافی وقت اس پر دیا کرتے۔ صوفی رحمت اللہ صاحب ہزاروی کو جو نہایت ہی نیک و مخلص بزرگ ہیں ہماری تعلیم کے لئے مقرر فرمایا۔ ساتھ ہی خود بھی پڑھاتے اور دعائیں حفظ کرواتے تھے۔ دینی حمیت و غیرت کے اوصاف انہیں محبوب تھے وہ کوشش کرتے کہ ان کی اولاد میں بھی یہ اوصاف پیدا ہوں۔ اور اسکے باعث جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی یا بعض اوقات جان تک کا خطرہ پیدا ہوا آپ نے اس پر کسی قسم کی پریشانی کا اظہار نہ کیا۔ خدا تعالےٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے جرأت دکھانے کی ہدایت فرمائی۔

والد محترم کی یہ بڑی خواہش تھی کہ ان کی اولاد دین کی خادم ہو۔ جب گرمیوں کی تعطیلات میں گاؤں جاتے تو آپ مکان کی چھت پر ہماری تقاریر کا انتظام فرماتے آپ اعلان کروا دیتے کہ سب لوگ چپ رہیں اور خاموشی سے تقاریر کو سنیں۔ ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کرتے

آپ نہ صرف تمام بچوں کو نماز باجماعت کا پابند بنانے کی سعی کرتے بلکہ اگر کوئی ہمارا ہم عمر عزیز آیا ہوتا تو اسکو بھی اس پابندی سے مستثنےٰ نہ کرتے۔

آپ کے ان اوصاف حمیدہ کو دیکھتے ہوئے قادیان میں محلہ کی مجلس خدام الاحمدیہ نے آپ سے مربی اطفال بننے کی درخواست کی آپ اس ذمہ داری کو نہایت خوبی سے نبھاتے رہے۔ بچوں کو محض وعظ و نصیحت نہ کرتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات تعطیل کے دن گھر پر بلاتے اور باہمی باتوں کے علاوہ ان کو کھلاتے پلاتے۔ بچوں کی تفریح کا ایک موقع میسر آجاتا اور ساتھ ہی آپ اسے تربیت کے لئے استعمال کر لیتے۔

آپ تربیت کے معاملہ میں انسانی نفسیات کو بڑا ملحوظ رکھتے تھے۔ جانتے تھے کہ بچوں کے ہم عمر کھلاڑی اور دوست ہونے چاہئیں۔ لیکن وہ ایسے ہونے چاہئیں جو بُرا اثر نہ ڈالیں۔ آپ زیرک اور مردم شناس تھے۔ پہچان لیتے تھے کہ یہ نوجوان کیسا ہے۔ مگر اس پر اکتفا نہ کرتے جس کو پسند کرتے اس کو خود اپنی ذات سے وابستہ کر لیتے۔ اسے خود آپ سے بے تکلفی اور تعلق ہو جاتا تھا۔ ہمارے ساتھ گھر میں پاس بٹھانا اور اکٹھے کھلانا پلانا آپ کا معمول تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میرے اور باقی عزیزان کے سکول کی عمر کے واقف اور دوست ان کے ساتھ بدستور تعلقات رکھتے تھے اور ان تعلقات میں انہیں ہماری وساطت کی احتیاج نہ پڑتی تھی۔ وہ ضرورت کے موقع پر براہ راست ان سے قرض یا دیگر امداد طلب کر لیتے اور والد محترم اسے دینے میں تامل نہ فرماتے۔ آپ کی شخصیت ماشاء اللہ بارعب تھی لیکن آپ اپنے بیٹوں اور ان کے دوستوں کے گویا جگری دوست تھے وہ اپنی تکلیف کے وقت ان کی طرف رجوع کرتے اور ان کی ترقیات اور خوشحالی اور توفیق خدمت دین اُن کے لئے باعث مسرت ہوتی۔ اسی طرح آپ بچوں کے لئے نماز کا التزام کرنے کو ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن یہ نہیں کہ رات دیر سے سلائیں اور صبح جھنجھوڑتے رہیں۔ آپ کا طریق تھا کہ جب تک عشاء کی نماز نہ پڑھ لیں۔ وہ نہیں پسند کرتے تھے کہ ہم سو جائیں۔ اور اگر کہیں سو جائیں تو وہ سمجھتے تھے کہ اب جھنجھوڑ کر جگانا نماز کی دلی محبت کو ٹھیس لگانے کا موجب ہوگا۔ قادیان میں کچھ عرصہ آپ نے یہ طریق دکھا کہ رات کو جلد سلا دیتے اور صبح تہجد کے وقت جب اٹھتے ہم کو پڑھنے کے لئے اٹھا دیتے۔ ایسے ہی ایک سحری کو مجھے اٹھایا لیکن میں نہ اٹھا۔ آپ میرا سر اٹھا کر میرے پیچھے بیٹھ گئے۔ اور نیند کا غلبہ دور کرنے کے لئے آپ نے میرے ایک عزیز دوست شیخ رحمت اللہ مرحوم کی باتیں شروع کر دیں۔ میں نے دلچسپی لینی شروع کر دی اور اس طرح نیند جاتی رہی۔ اولاد کی محبت ایک فطری جذبہ ہے۔ لیکن والدین کی محبت اولاد کے دلوں میں ان کے تعلق محبت اور احسان سے پیدا ہوتی ہے اس لئے تربیت کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ والدین اپنی اولاد میں اپنی محبت کا یقین پیدا کریں اور بعض نوازشات سے زیادہ ان کا انداز کارفرمائی اس یقین کی تخلیق کا موجب ہوتا ہے۔ والد محترم رضی اللہ عنہ کا اولاد کے ساتھ برتاؤ میں حسن انداز نمایاں تھا۔۔۔ چنانچہ میں کالج کی تعطیلات میں اپنے مکان حسن منزل دارالفضل میں امتحان کی تیاری میں مصروف تھا۔ والد محترم ایک صبح میرے کمرے میں آئے اور پوچھا بیٹا پڑھائی کا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا ابا جان کھڑکیوں کو جالی لگی ہوئی نہیں ہے مکھیاں بہت تنگ کرتی ہیں۔ والد محترم خاموش رہے لیکن جلد بازار تشریف لے گئے اور جالی خریدی۔ راستہ سے نجار کا انتظام کیا اور چند گھنٹوں میں جالی لگوا دی۔ میرے دل کی گہرائیوں سے جذبات محبت کے ساتھ ان کے لئے دعا نکلی۔ ہم میں سے ہر ایک نے کبھی نہ کبھی اپنے آپ پر اس دلفریبانہ انداز میں نوازش دیکھی۔

اعلیٰ تربیت کے لئے ضروری ہے کہ اولاد سے سلوک میں مساوات ہو چنانچہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ والد محترم متوازن دل و دماغ کے انسان تھے۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کی تعمیل میں کبھی تفریق نہ کرتے تھے میں نے والد محترم سے عرض کیا کہ میں وصیت کرنا چاہتا ہوں اور میرے نام کوئی جائیداد نہیں اور ابھی کالج میں ہوں کوئی آمد بھی نہیں والد محترم نے اس پر صرف میرے نام بلکہ سب کے نام نصف نصف مربعہ لگوا دیا۔ میں انگلستان تبلیغ کے لئے گیا ہوا تھا مجھے اخراجات کی ضرورت تھی آپ نے صرف مجھے دس ہزار نہ دیا۔ سب کو دس دس ہزار دیدیا۔ آپ کو جب اس بارہ میں کسی کی کوتاہی کا علم ہوتا۔ آپ اس کو سمجھانے کی کوشش کرتے۔ چنانچہ ہمارے ہی گاؤں کے ایک غیر احمدی سفید پوش نے جو لکھ پتی تھے اپنی جائیداد ایک بیٹے کو دیدی اور دوسرے لڑکے اور لڑکیوں کو محروم کر دیا۔ والد محترم بار بار اس کو سمجھاتے اور بڑے رنج کا اظہار کرتے کہ محض ایک بہو سے ناراضگی کے باعث ایسا سخت اقدام کر دیا ہے۔

صلہ رحمی

آپ خاندان کے تمام افراد سے تعلق محبت رکھتے تھے ہر ایک کے حالات سے باخبر رہتے اور ضرورت پڑنے پر دامے درمے سخنے امداد سے گریز نہ فرماتے۔ آپ کی کوشش ہوتی کہ تمام بچوں کا مستقبل بن جائے۔ آپ کی طالب علمی کے ایام میں جب سفید پوشی گرانٹ میں ہمارے خاندان کو زمین کی پیشکش ہوئی تو عم محترم حضرت نواب محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ اور ہماری دادی صاحبہ رضی اللہ عنہا نے خواہش کی کہ یہ والد محترم کے نام لگوائی جائے لیکن والد محترم نے بڑا اصرار کیا کہ ان کے نام نہیں بلکہ ان کے بڑے بھائی حضرت چوہدری محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام لگوائی جائے تاہم محترمہ دادی صاحبہ اس پر راضی نہ ہوئیں اور والد محترم کالج چھوڑ کر زمین پر آ گئے۔ اس واقعہ سے جو خود میں نے کئی دفعہ والد محترم رضی اللہ عنہ سے سنا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اندر کس قدر قربانی کا جذبہ تھا۔

محترم نواب محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ جو خاندان میں بڑے تھے اور انہوں نے اپنے اس منصب کی ذمہ داری کو ساری عمر نہایت خوبصورتی سے ادا کیا۔ انہوں نے اقساط پر زمین خریدی اور روپیہ کی ضرورت پڑ گئی جو وہ مہیا نہ کر سکے۔ والد محترم کو انہوں نے لکھا آپ نے نہ صرف ساری پونجی دیدی بلکہ گھر میں جو زیور تھا بیچ دیا اور پھر قرض حاصل کر کے ضرورت کو پورا کیا۔ والد محترم کی وفات پر تعزیت کے لئے آئے ہوئے ایک عم زاد بھائی گلوگیر آواز سے اس وصف کا ذکر کر رہے تھے کہ فرمایا کبھی کوئی ضرورت پڑتی ان کی طرف رجوع کرتے اور کبھی مایوس نہ ہوتے ـــــ حقیقت یہی ہے کہ آپ کا وجود باجود ایک رنگ میں سارے خاندان کے لئے ایک محسن کی حیثیت رکھتا تھا۔ ہر پریشانی ہر تکلیف میں وہ ان کی امداد پر بھروسہ رکھتے تھے

اقرباء کی امداد میں وہ اخفا کے پہلو کو مدنظر رکھتے حتیٰ کہ خود کبھی امداد دیتے اس کا بھی ان سے ذکر نہ فرماتے۔

سادہ زندگی

والد محترم رضی اللہ عنہ کے تمول کا راز ان کی سادہ زندگی تھی۔ آپ کو اللہ کریم نے جو بخشا تھا آپ اس میں سے کم از کم اپنی ذات پر خرچ کرتے۔ سادہ لباس پہنتے اور رہائش میں بھی سادگی کو ملحوظ رکھتے۔ البتہ صحت کے نقطہ نظر سے جس خرچ کی ضرورت ہوتی۔ اس کو کبھی اسراف نہ تصور فرماتے۔

(باقی ص ۶ پر)

متوقع خوشیوں پر خدا تعالیٰ کے گھر کیلئے وعدہ

ہر خوشی کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد دربارہ تعمیر مساجد ممالک بیرون یہ ہے

"خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں"

چنانچہ ہمارے ایک مخلص دوست مکرم حکیم شیخ محمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے مبلغ ۱۵۰/- روپیہ کا وعدہ (جس میں سے ۵۰/- روپے نقد ادا فرما چکے ہیں) ارسال فرماتے ہوئے اپنی چٹھی ۲۶/۶ ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں:

"میرا لڑکا ایم بی بی ایس میں پڑھتا ہے اور فسٹ پروفیشنل کا امتحان دیا ہے اس کے متعلق میں نے سوچا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو پاس کر دے تو میں بیرونی مسجدوں کے لئے ۸۰/- روپے دوں گا۔ اور دوسرے ۷۰/- روپے کا بھی مسجدوں کے واسطے وعدہ کیا تھا اسی طرح کل ۱۵۰/- روپے کا وعدہ کیا ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ دوں گا۔"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم حکیم صاحب موصوف کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں ان کے تمام نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ نیز ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) بیگم صغیر احمد صاحب عرصہ پندرہ یوم سے بیمار ہیں۔ اور آجکل ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے (قریشی محمد اسحٰق واہ کینٹ)

(۲) جمعدار سردار خانصاحب کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا کرے۔ آمین (منشی محمد شفیع احمدی کیمبلپور)

(۳) میرے ماموں جان عبد الواحد صاحب سابق ایڈیٹر اخبار اصلاح سری نگر اور ان کے لڑکے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ صحابہ کرام اور دوسرے احمدی بھائیوں سے استدعا ہے کہ وہ ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد القیوم چک ۷۸ ایم بی معرفت میاں عبد الصمد صاحب نمبردار ڈاکخانہ خاص براستہ ناظم آباد ضلع سرگودھا)

(۴) میرے نانا جان محمد عبد اللہ صاحب پانچ ماہ سے فالج کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے۔ (عطاء الرحمٰن ولد حافظ فضل الرحمٰن محلہ احمدیہ بھیرہ)

(۵) میں بعض مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کو دور کرے اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔ (مرزا محمد سرور چیچہ وطنی ضلع منٹگمری)

(۶) میرا اکلوتا لڑکا محمد ایوب عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے بچہ دن بدن کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے اسی طرح بعض دیگر پریشانیاں بھی ہیں۔ احباب جماعت بچہ کی صحت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کریں (محمد عبد اللہ خان عابد راجوری)

(۷) خاکسار بعض الجھنوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (عبد الشکور محلہ پورن نگر سیالکوٹ شہر)

(۸) میرے مکان پر چوری کی واردات ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ سامان مسروقہ مل جائے اور اللہ تعالیٰ اس نقصان کی تلافی فرمائے۔ آمین (عبد الصمد)

(۹) میرے دو بھائیوں نے امتحان دیا ہے۔ ایک بھائی نے ایم اے کا اور دوسرے نے ایف اے کا۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (حامد احمد خالد ربوہ)

(۱۰) فیض الرحمٰن صاحب انسپکٹر بیت المال کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عبد الرحیم گھسیٹ پور کلاں)

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا برکت اللہ صاحب اور محمد حسین صاحب اچانک وفات پا گئے ہیں انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ جنازوں میں بہت کم لوگ شامل ہو سکے۔ جملہ احباب کرام کی خدمت میں مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یعقوب راجپوت کارکن وکالت تبشیر ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کے لئے چندہ کی اپیل

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر اسوقت سب سے بڑا بوجھ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا ہے۔ اس سکول کی عمارت کے لئے زمین خرید لی گئی ہے اور قیمت بھی ادا کر دی گئی ہے۔ اب اس سکول کی عمارت بنانے کا سوال ہے۔ اس عمارت کیلئے گزشتہ سال سے چندہ کی تحریک جاری ہے۔

اس سال ہم نے تیس ہزار کی رقم اکٹھی کرنی تھی۔ لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پر نو ماہ گزر چکے ہیں۔ اور صرف چار ہزار چندہ جمع ہوا ہے۔ اس سکول کی عمارت اسوقت تک شروع نہیں کی جا سکتی۔ جب تک پچاس ساٹھ ہزار روپیہ چندہ جمع نہ ہو جائے۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنی پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ دیں اور بہت جلد اتنی رقم جمع کر دیں تاکہ عمارت شروع کر دی جائے۔ کسی ایک کام کو سالوں نہیں لٹکانا چاہیئے۔ جہاں لجنہ قائم نہیں بہنیں براہ راست چندہ ارسال کر سکتی ہیں۔

ہمارا یہ بھی فیصلہ ہے کہ جو بہن یا بھائی ایک سال کے اندر اندر ڈیڑھ صد کی رقم سکول کی عمارت کے لئے دیں ان کا نام عمارت پر کندہ کیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ایک قابل تقلید نمونہ

دفتر ہذا کی طرف سے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد دربارہ ڈاکٹر و وکلاء حضرات سے متعلقہ افراد کو آگاہ کیا جا رہا ہے چنانچہ ایسے ہی ایک خط کے جواب میں مکرم ڈاکٹر بشیر محمد علی صاحب دار البرکات ربوہ تحریر فرماتے ہیں

"خاکسار عام طور پر سارے سال میں کچھ نہ کچھ خدمت اس مد میں کرتا رہتا ہے چنانچہ گزشتہ سال میں ۱۹/- روپیہ ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور جتنا ہی چندہ بنتا ہے جو ماہ مئی میں مجھے ادا کرنا چاہیئے تاہم آپ کا تیر خطا نہ جائے۔ مبلغ ۵/- روپے اس ماہ نقد ادا کرتا ہوں۔"

مکرم ڈاکٹر صاحب کی پریکٹس قریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ مگر مرکز کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے جذبہ کے تحت آنمکرم نے لبیک کہا ہے دیگر ڈاکٹر و وکلاء حضرات بھی توجہ فرمائیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انصار اللہ کا امتحان "پیغام صلح"

جیسا کہ الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ مورخہ ۱۶ جولائی بروز اتوار انصار اللہ کا پیغام صلح کا امتحان ہوگا۔ (ربوہ میں یہ امتحان ۱۴ جولائی بروز جمعہ ہوگا)۔ پیغام صلح کا یہ امتحان تین گھنٹہ کا ہوگا۔ اور جوابات کے لئے کتاب کو دیکھنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔ جملہ مجالس از راہ کرم زیادہ سے زیادہ اراکین کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اور مرکز کو ان کی تعداد سے بھی مطلع فرما دیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اپنے پتہ سے اطلاع دیں

ایک دوست نے ایم یوسف صاحب ایگزیکٹو انجینئر
Daw Investigatio Division W.A.P.D.A
Peshawar cantt کے نام اپنا رسالہ ریویو (انگریزی) تبدیل کرنے کے لئے دفتر کو لکھا ہے۔ لیکن اپنا مکمل پتہ نہیں دیا۔ وہ دوست اس اعلان کے پڑھتے ہی دفتر کو اپنے مکمل پتہ سے مطلع فرما دیں"۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

شکریہ احباب

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے مقدمات میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی دعاؤں سے مجھے نوازا ہے اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بزرگوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازے۔

(ملک محمد شریف اردو منزل۔ راولپنڈی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۶۰۹۷:- میں شیخ منظور علی ولد حاجی عمر دین قوم شیخ عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۰ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اپریل ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ــــ مکانات واقع مشرقی پنجاب کے کلیم کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا اپیل دائر ہے۔ جس قدر رقم کا تعین ہوا یا کوئی جائیداد ملی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۲۔ اراضی زرعی واقعہ مشرقی پنجاب کے عوض ایک مربعہ سے کچھ کم اراضی کنفرم ہوئی ہے۔ یہ اراضی کچھ کم ہے۔ اس بارہ میں چارہ جوئی جاری ہے۔ یہ اراضی زرعی، چاہی اور بارانی موضع کوٹ دیوان ضلع جھنگ میں واقعہ ہے۔ ابھی تک کھتونی وغیرہ نہیں ملی۔ نہ ہی قبضہ ہوا ہے۔ جس قدر بھی اراضی ملی اسکے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۳۔ فضل ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ تنخواہ میں میرا دو آنہ کا حصہ ہے۔ رقم حصہ میری نہیں ہے۔ جس قدر حصہ کی آمدنی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ آمدنی حصہ اندازاً ۔/۱۲۵ روپے ماہوار تک ہو جاتی ہے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی بقدر ۱/۱۰ حصہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:- شیخ منظور علی بقلم خود ۹/۴/۶۱
گواہ شد:- خلیل احمد ولد شیخ منظور علی
گواہ شد:- چوہدری اللہ بخش سیکرٹری امور عامہ۔ دار الصدر غربی ربوہ ۱۰/۴/۶۱

نمبر ۱۶۰۹۸:- میں امۃ القیوم ساجدہ زوجہ مرزا اعجاز احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۰/۲۳/۴ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی ڈاکخانہ کراچی ۲۹ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

۱۔ نیکلس طلائی ایک عدد وزنی ۵ تولہ
۲۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ
۳۔ جھمکے طلائی ایک جوڑی وزن ۲ تولہ
۴۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ
۵۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزن ۱ تولہ
۶۔ چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزن ۸ تولہ

کل وزن ۱/۲ ۱۸ تولہ قیمت ۔/۲۲۲۰ روپے

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ:- امۃ القیوم ساجدہ بقلم خود
گواہ شد:- مرزا اعجاز احمد خاوند موصیہ۔
گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا مقیم کراچی۔

نمبر ۱۶۰۹۹:- میں محمد اشرف ولد صوبیدار محمد حسین قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اشرف جنرل سٹور ملیر سٹی ڈاکخانہ کراچی ۲۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں کاروبار بنام اشرف جنرل اسٹور ملیر سٹی کراچی میں کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار آمد مبلغ دو صد روپیہ ہوتی ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد محمد اشرف بقلم خود۔
گواہ شد۔ عبدالمجید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی ۳۱/۳/۶۱ —
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا مقیم کراچی۔

نمبر ۱۶۱۰۰:- میں نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری شاہ اللہ صاحب نمبردار قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵۹ احمد آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مبلغ ۔/۷۰ روپے ماہوار بشمول مہنگائی الاؤنس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ نذیر احمد باجوہ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ
گواہ شد۔ قاضی عبدالرحمٰن دار الصدر شرقی ربوہ
گواہ شد۔ مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ ۲۶/۴/۶۱

نمبر ۱۶۱۰۱:- میں شیخ محمد ارجمند ولد شیخ دانشمند صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ۸۰/۸ جیکب لائنز ڈاکخانہ کراچی ۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ پانچ صد ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد بقلم خود شیخ محمد ارجمند
گواہ شد۔ بشیر احمد سیکرٹری مال جیکب لائنز کراچی ۳
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا مقیم کراچی

لائلپور کے ایک خطیب کو حکومت کا انتباہ

لائلپور ۲۶ جون۔ نمائندہ خصوصی، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سید محمد قاسم رضوی نے یہاں کے ایک خطیب مولانا تاج محمود کو حکومت کی ہدایات کے تحت انتباہ کیا ہے کہ وہ سیاسی سرگرمیوں سے باز رہیں۔ واضح رہے کہ مولانا تاج محمود نے ۳۰ اپریل کو ایک جلسہ عام میں ایک قرارداد پیش کی تھی جس میں گورنر مغربی پاکستان کے بیان کی روشنی میں کہا تھا کہ حکومت ربوہ کی وقف املاک کو بھی اپنی تحویل میں لے لے۔

(آفاق ۲۷ جون ۱۹۶۱ء)

درخواست دعا

برادرم انوار الحق صاحب سٹھیالوی بعارضہ ٹی بی بیمار ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔ (عبدالرحمٰن سٹھیالوی ۳۸-B/N سمن آباد، لاہور)

سیم اور تھور کے باعث زرعی پیداوار میں خاص اضافہ نہیں ہو سکا

"اقتصادی ترقی کے لئے عوام، حکومت سے تعاون کریں" گورنر کی نشری تقریر۔

لاہور ۳۰ رجون۔ گورنر ملک امیر محمد خان نے کل شام یہاں مغربی پاکستان کے ۶۲-۱۹۶۱ء کے میزانیہ کے بارے میں ایک نشری تقریر میں کہا کہ نئے مالی سال کے میزانیہ میں آبپاشی اور بجلی کے منصوبوں، زراعت اور تعلیم پر زیادہ زور دیا گیا ہے گورنر نے اپنی تقریر میں اس بارے میں اظہار افسوس کیا کہ گذشتہ کئی برسوں سے تھور اور سیم کے باعث صوبے کی زراعت پر خراب اثر پڑا ہے!

صوبائی گورنر نے کہا کہ زرعی پیداوار میں معتدبہ اضافہ نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ سیم اور تھور کے باعث لاکھوں ایکڑ اراضی بنجر ہو گئی ہے اور بہت بڑا رقبہ کم زرخیز ہو گیا ہے اور اس کی پیداوار کی استعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ گورنر نے کہا کہ غیر ملکی امداد ملنے کے بعد تھور اور سیم پر قابو پانے کے ایک ماسٹر پلان پر عمل درآمد شروع کیا جائے گا۔ دریں اثنا واپڈا اس کے تعاون کے تفصیلی منصوبے تیار کرنے کیلئے وسیع سروے اور تحقیقات کر رہا ہے اگلے مالی سال کے دوران میں پانی کی نکاسی کے نئے تعمیرات پر قریباً ڈیڑھ کروڑ خرچ کیا جائے گا۔ آپ نے اس بات پر خاص زور دیا کہ عوام اقتصادی ترقی کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔

ترقی پذیر معیشت میں تعلیم و تربیت کی اہمیت جتاتے ہوئے گورنر نے کہا کہ رواں مالی سال کے دوران میں قومی تعلیمی پروگرام کافی آگے بڑھ گیا ہے اور نئے مالی سال میں اس کی توسیع پر خاص توجہ دی جائے گی انہوں نے کہا کہ فنی تعلیم کی توسیع پر خاص توجہ دی جائے گی گورنر نے کہا کہ یونیورسٹیوں کے لئے جو پچاس لاکھ روپیہ کی گرانٹ منظور کی گئی ہے اس سے میں مطمئن نہیں ہوں میں چاہتا ہوں کہ اس مقصد کیلئے زیادہ رقم رکھی جائے اگرچہ نئی تعمیرات کے لئے کافی رقم نہیں رکھی گئی ہے لیکن تعلیمی پروگرام میں توسیع کے لئے کوشش کی جائے گی ہر یونیورسٹی کے لئے مزید پانچ لاکھ کی گرانٹ منظور کی گئی ہے گورنر نے کہا کہ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کا میزانیہ اس وقت بہت خسارے میں ہے اور پانچ لاکھ کی فاضل گرانٹ سے یہ خسارہ پورا نہیں ہو گا۔ اس بارے میں غور کیا جا رہا ہے اور ممکن ہے کہ گرانٹ کی رقم میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

صحت عامہ کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ طبی سہولتیں مہیا کرنے پر خاص توجہ دی گئی ہے اس سلسلے میں دیہی علاقوں کا خاص خیال رکھا گیا

ہے انہیں ماضی میں نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔

انسداد ملیریا سکیم اور اس بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے مرکزی حکومت کی جانب سے ایک بورڈ کی تشکیل کا ذکر کرتے ہوئے ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ ملک سے ملیریا ختم کرنے کی پہلی بار ایک منظم کوشش کی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے صوبہ کے نئے میزانیہ میں ۳۳ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے۔

حضرت چوہدری غلام حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بقیہ صفحہ ۵

جب سلسلہ کے لئے قربانی کا سوال آتا یا جب کسی ضرورت مند کی امداد کا موقع پیدا ہوتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ روپیہ کی ان کی نگاہ میں کوئی قیمت ہی نہیں۔

آپ نے بتایا کہ جب آپ اپنے لئے کپڑا خریدنے جاتے تھے تو دکاندار سے کہتے تھے جو سب سے سستا ہے وہ نکالو۔ اور پھر نئے جوڑے بنواتے تو پہلے غرباء کو دیتے اور کہتے کہ اپنے کپڑے ایسی حالت میں کسی کو دینے چاہئیں کہ وہ ابھی ٹھیک طور پر پہننے کے قابل ہوں۔

آپ کی تمام عادات بھی سادہ اور تکلف سے عاری تھیں کبھی نمود کا اظہار آپ میں نہیں پایا۔

باوجود اس سادگی کے آپ کی زندگی میں گھڑی کی سی باقاعدگی تھی۔ ورزش، غسل، کھانا، سیر، نماز ہر چیز وقت پر ہوتی تھی۔ ذرا فرق واقع نہ ہونے دیتے تھے اور جب بہت کمزور ہو گئے اس وقت بھی عزم کی شدت کے باعث پروگرام میں فرق نہ آنے دیا۔ صحن کا اندازہ کر کے مقررہ تعداد میں مقررہ وقت میں چکر لگاتے۔

احمدیت کا رنگ

والد محترم کی زندگی پر نگاہ ڈالنے سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ احمدیت کے رنگ میں رنگین تھے "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم" کے قرآنی وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسیحائی نے آپ کو پاک کر دیا ہوا تھا۔ آپ اپنے پاکیزہ اعمال کے باعث چلتے پھرتے احمدیت کا مجسم نمونہ تھے۔

والد محترم جیسے بزرگوں نے اپنی زبان اور زبان سے زیادہ عمل سے کئی زندگیوں میں انقلاب پیدا کیا۔ انقلاب آفریں وجود کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے باعث خود ان میں انقلاب پیدا کرنے کی صفت پیدا ہو چکی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے مسیح پاک علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ ان صحابہ کے ذکر کو بھی باقی رکھے سو اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر فانی زندگی بخشی۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں والد محترم پر۔ سب صحابہ کرام پر۔ ان کے مرشد مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے آقا و مطاع حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور صحابہ نے جو شمعیں روشن کیں خدا کرے ان سے اور شمعیں جلتی رہیں اور دنیا کی تاریکی کو دور کرتی رہیں۔ آمین۔

مغربی پاکستان کا نیا بجٹ

(بقیہ صفحہ اول)

۶۲-۱۹۶۱ء میں اس مد میں خرچ کا تخمینہ قریباً پندرہ کروڑ روپے ہے۔ اگرچہ حکومت نے ۶۲-۱۹۶۱ء میں نیا ٹیکس عاید نہیں کیا تاہم نئے سکے رائج ہونے کی بنا پر آئندہ مالی سال کے دوران آمدنی میں کچھ اضافہ ہوگا کیونکہ سٹمپ ڈیوٹی اور عدالتی فیس کی شرح معقول سطح پر لائی جائے گی۔

نظر ثانی شدہ پانچ سالہ منصوبہ کے مطابق ۶۰-۱۹۵۹ء سے ۶۵ء تک کے عرصہ کے دوران صوبہ میں ترقیاتی منصوبوں پر کل چار ارب اڑسٹھ کروڑ روپے خرچ ہوں گے گزشتہ سال اسی پانچسالہ منصوبہ کے پیش نظر ترقیاتی پروگرام پر ستر کروڑ روپے خرچ کئے گئے اور آئندہ سال کیلئے اس مد میں اٹھتر کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے اسکے علاوہ انجینئرنگ عملہ کے اخراجات پر تین کروڑ روپے خرچ ہوں گے اس طرح مستقبل میں سرمایہ کاری قریباً اکاسی کروڑ روپے تک ہو گی۔

فنانس سیکرٹری مسٹر قاضی نے میزانیہ کی تفصیلات کے بارے میں اخباری نمائندوں کے استفسارات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس میزانیہ میں بارہ کروڑ روپے کی جو بچت دکھائی گئی ہے اسے ترقیاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا یہ بچت سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی اور آمدنی کے بعض دوسرے ذرائع میں اضافہ ہونے کے باعث ہوئی ہے اسکے علاوہ سرکاری اراضی کے نیلام کی آمدنی بھی بچت کا باعث بنی آپ نے کہا کہ صوبائی حکومت عام سرکاری آمدنی میں سے ترقیاتی مقاصد پر معقول رقم خرچ کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ چنانچہ ۶۲-۱۹۶۱ء میں سالانہ آمدنی میں سے تیرہ کروڑ روپے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوں گے۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۴ رجون ۱۹۶۱ء میں جو ملفوظات شائع ہوئے ہیں ان پر غلطی سے ۱۷ رفروری ۱۹۶۱ء کی تاریخ چھپ گئی ہے حالانکہ یہ ۷ رفروری ۱۹۴۷ء کے ملفوظات ہیں اسی طرح ۱۵ رمارچ ۱۹۶۱ء کے الفضل میں جو خطبہ عید شائع ہوا ہے اس پر ۱۹ راگست ۱۹۴۸ء کی بجائے ۷ رجولائی ۱۹۴۸ء کی تاریخ چھپ گئی ہے۔ احباب ہر دو کی تصحیح فرما لیں +

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

کر دیا گیا ہے اس قسم کے الزامات لگاتے ہیں۔"

یہ شہادت ہے جس کی بناء پر معاصر حکومت کو مشورہ دیتا ہے شاید معاصر سمجھتا ہے کہ حکومت بھی اس کی طرح تعصب سے اندھی ہو گئی ہوئی ہے اور وہ بھی "خواجہ کا گواہ ڈڈو" پنجابی کہاوت کے مطابق اس شہادت پر آپ کے الزامات کو مان جائے گی۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی عدالت ہے جو صریح اور مسلمہ مخالفین کی شہادت پر کسی کو مورد الزام ٹھہرائے۔ عدل و انصاف کی یہ حس ہے جسکی بناء پر یہ معاصر اپنے آپ کو "پاکستان میں اسلامی نظام کا علمبردار" لکھتا ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں کسی ملک کی عنان حکومت آ جائے تو کیا اس ملک کی بدقسمتی نہیں ہو گی اور چند ہی دنوں میں اس میں خون کی ندیاں نہ بہنے لگیں گی۔ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ جماعت احمدیہ ہر اس شخص کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے امت محمدیہ میں سمجھتی ہے وہ کسی نئی نبوت پر ایمان لانے کا مطالبہ نہیں کرتی۔ امتی اور ظلی نبوت کا دعویٰ ہرگز نئی نبوت کا دعویٰ نہیں ہے اور نہ ایسے دعوے سے لازم آتا ہے کہ اس کو نہ ماننے والا امت محمدیہ سے خارج ہو جاتا ہے معاصر کا الزام سراسر جھوٹا ہے اور وہ دیدہ و دانستہ بہتان لگا رہا ہے اور جو گواہ وہ پیش کرتا ہے وہ ایسی ہی بات ہے جیسے سوامی دیانند کو نعوذ باللہ قرآن کریم کے متعلق گواہ پیش کیا جائے۔ خیر جہاں ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ معاصر نے شروع میں مندرجہ الفاظ میں اسلام کا صحیح اصول پیش کرنے کی کوشش کی ہے وہاں ہم ان سے التماس کرتے ہیں کہ اگر یہ اصول صحیح ہے تو اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں تاکہ قول اور فعل میں جو تضاد ہے وہ ختم ہو جائے +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴